© rasailojaraid.com

مطبوعات

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سیاسی مکتوبات

مرتبہ: جناب آباد شاہ پوری صاحب

صفحات: ۲۲۴ کتابت و طباعت آفسٹ

قیمت: ۹/- روپے

ناشر: مکتبہ چراغِ اسلام - اُردو بازار لاہور

جناب آباد شاہ پوری کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ وہ ایک صاحبِ طرز ادیب اور کہنہ مشق انشاء پرداز ہیں۔ وہ کئی ایک علمی و تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں جو اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں فاضل مرتب نے بڑی محنت و کاوش اور دیدہ ریزی سے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمتہ کے اُن مکتوبات کا انتخاب کیا ہے، جن سے اُن کی سیاسی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے۔ کتاب کے آغاز میں مختصر مگر جامع انداز میں "صاحبِ مکتوبات" حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حالات و کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نیز حضرت مجددؒ کا سیاسی کارنامہ" پر ایک مفصل اور فکر انگیز مقالہ شاملِ کتاب ہے۔ اس مقالہ میں حضرت مجددؒ کے دَور کے دینی رجحانات اور سیاسی حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ اِس تناظر میں حضرت مجددؒ کے سیاسی مکتوبات کا مطالعہ اُن کی اہمیت اور اصل روح کو واضح کرتا ہے۔ دراصل یہ پرمغز مقالہ حضرت موصوفؒ کے مکتوبات کو سمجھنے کے لیے شاہ کلید کی حیثیت رکھتا ہے۔

شہنشاہ اکبر جس وقت "حریم نبوت" میں داخل ہونے کی سعی کر رہا تھا، "دینِ الٰہی" کے عنوان سے اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی شعبوں میں خلافِ شریعت احکامات نافذ کر رہا تھا، "حلال و حرام اور منکر و معروف کی ایک نئی شریعت وضع کر رہا تھا اور شہر سے باہر "شیطان پورہ" کی ایک آبادی قائم کر کے سرکاری طور پر عصمت فروشی کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا، حضرت مجدد الف ثانیؒ مختلف امراء و اعیانِ سلطنت کو خطوط کے ذریعہ ان خلافِ شریعت سرگرمیوں پر اُن کو تنبیہ کرتے ہیں، اُن کو ترویج و نفاذِ شریعت کی ترغیب دلاتے ہیں اور اکبر کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راہِ راست پر لانے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ یہ وہ سیاسی سرگرمیاں تھیں جن کے مرتکب اس جمہوری دور میں بھی غدار اور باغی قرار پاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات سے اُن کی سیاسی بالغ نظری کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اربابِ اقتدار کو دین کی ترویج و اشاعت یا اُس کی تحریف و تخریب میں جو عمل دخل حاصل ہے، حضرت مجددؒ اُس کا گہرا شعور رکھتے تھے۔ خانِ جہاں کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

"...... آپ جانتے ہیں بادشاہ روح کی مانند ہوتا ہے اور باقی انسان جسم کی مثال۔ اگر روح صالح ہوتی ہے تو جسم بھی صالح اور سالم رہتا ہے۔ اور اگر رُوح میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو سارا جسم اس بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بادشاہ کی اصلاح کی کوشش کرنا تمام انسانوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے مترادف ہے"۔ (ص ۱۱)

خانِ اعظم کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں "دانشندوں کا قول ہے اَلشَّرْعُ تَحْتَ السَّيْفِ۔ شریعت تلوار کے نیچے ہے۔ یعنی شریعت کا اجراء اور اُس کی رونق بادشاہوں سے وابستہ ہے۔ (ص ۱)"۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ شریعتِ اسلامی کی ترویج کو سب سے بڑی نیکی تصور کرتے ہیں اور یہ کارنامہ جس کامیابی کے ساتھ اربابِ اقتدار سرانجام دے سکتے ہیں۔ کوئی دوسرا اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خانِ جہاں کو لکھتے ہیں:۔

"یہی خدمت (تدبیر سلطنت) جس پر آپ فائز ہیں اگر اس سے شریعتِ مصطفوی کی ترویج و اجراء کا کام لیں گے تو گویا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کام کریں گے اور دینِ متین کو منور اور آباد کریں گے۔ ہم فقیر اگر سالہا سال تک اس راہ میں جدوجہد کرتے ہوئے اپنی جان بھی دے دیں تب بھی آپ جیسے شاہبازوں کی بلندیوں پر نہیں پہنچ سکتے"۔ (ص ۱۱۵)۔

کتاب کے آخر میں "شخصیات" کے تحت اُن تمام اہل شخصیتوں کے جامع حالات درج ہیں جن کا اس کتاب میں کسی حیثیت سے بھی ذکر آیا ہے۔

فاضل مرتب اپنے اس دعوٰی میں حق بجانب ہیں کہ "کتاب کا یہ حصہ بجائے خود ایک مستقل علمی و ادبی اہمیت اپنے دامن میں رکھتا ہے"۔ (ص ۱)

کتاب میں ایک دو مقام پر کتابت کی غلطیاں نظر پڑی ہیں جن کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ص ۱۴ پر سورہ کی جو آیت درج کی گئی ہے اُس میں "اَنْ يَّعِظَكُمْ" کے بجائے "اَنْ يَّعِظُكُمْ" درج ہو گیا ہے۔

ص ۱ پر "شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا" کے بعد "وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ" کے الفاظ درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com